امام ابن حجر اور النووی کے بارے میں علمائے اہلِ سنت کا موقف

www.ahlulathar.net

دائمی کمیٹی برائے افتاء کے فتویٰ نمبر ۵۰۸۲ میں علمائے لجنہ سے ایک لمبا سوال کیا گیا جس کا ایک حصہ ابن حجر، النووی، ابن الجوزی وغیرہ کے تعلق سے تھا۔ اختصار کے ساتھ سوال اور اس تعلق سے جواب مندرجہ ذیل ہے:

ہمارا موقف ان علماء کے بارے میں کیا ہونا چاہئے جنہوں نے صفات کے باب میں تاویل کیا جیسے ابن حجر، النووی، ابن الجوزی وغیرہ۔ کیا ہم انہیں اہلِ سنت والجماعت کے علماء میں مانیں یا کیا کریں؟ کیا ہم ان کے بارے میں کہیں کہ ان سے خطا ہوئی جب انہوں نے تاویل کیا یا یہ کہیں کہ وہ اس میں گمراہ ہوگئے؟

جواب: ہمارا موقف ابو بکر الباقلانی، البیہقی، ابو الفرج ابن الجوزی، ابو زکریا النووی، ابن حجر اور ان جیسے (علماء) کے بارے میں جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات کی تاویل کی یا اس کے اصل معنی میں تفویض سے کام لیا یہ ہے کہ: یہ ہمارے نظر میں مسلمانوں کے بڑے علماء میں سے ہیں جن کے علم سے اللہ نے اس امت کو نفع پہنچایا، تو اللہ ان پر اپنی وسیع رحمت سے رحم فرمائے اور ہماری طرف سے جزائے خیر دے۔ اور وہ اہلِ سنت میں سے تھے ہر اس چیز میں جن میں انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور پہلے تین قرون کے ائمہ سلف کی موافقت کی جن کے خیر پر ہونے کی گواہی نبی ﷺ نے دی تھی اور ان سے خطا ہوئی (اللہ کی) صفات کے نصوص میں تاویل کرنے سے اور اس (مسئلے) میں انہوں نے امت کے سلف اور ائمہ سنت رحمہم اللہ کی مخالفت کی، چاہے انہوں نے صفاتِ ذاتیہ کی یا صفاتِ فعلیہ کی تاویل کی یا ان میں سے بعض کی۔ وباللہ التوفیق، وصلی اللہ علی نبینا محمد وآلہ وصحبہ وسلم

(دستخط) شیخ عبد العزیز بن باز، شیخ عبد الرزاق عفیفی، شیخ عبد اللہ قعود

(دیکھئے: فتاویٰ اللجنۃ الدائمۃ ج۳ ص۲۳۶ تا ۲۴۱)

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا:

سوال: ان علماء کے تعلق سے جو عقیدے کے بعض مسئلے میں غلطی میں پڑ گئے، جیسے اسماء وصفات کے مسئلے وغیرہ میں، جن کے نام جامعہ میں (پڑھائی کے دوران) ہمارے سامنے گزرے، توان پر رحمت کی دعا بھیجنے کا کیا حکم ہے؟

شیخ: جیسے کون؟

سائل: جیسے زمخشری، الزرکشی وغیر

شیخ: الزرکشی! کس معاملے میں؟

سائل: اسماء اور صفات کے باب میں

شیخ کا جواب تھا: بہر حال، بعض لوگوں کی نسبت خاص گروہوں سے ہوتی ہے جو بدعتی ہوتے ہیں جیسے معتزلہ مثال کے طور پر جن میں زمخشری تھا۔ تو زمخشری معتزلی تھا اور جو لوگ اللہ کی صفات کو ثابت کرتے ہیں انہیں وہ حشویہ اور مجسمہ کہتا تھا اور انہیں گمراہ قرار دیتا تھا تو وہ معتزلی تھا۔ تو جو لوگ اس کی کتاب الکشاف کا مطالعہ کرتے ہیں انہیں صفات کے باب میں اس کے کلام سے بچنا چاہیئے، لیکن جہاں تک بلاغت اور لغوی اعتبار سے بلاغت پر دلالت کا معاملہ ہے تو ٹھیک ہے، اور اس کی کتابوں سے اس اعتبار سے فائدہ بھی اٹھایا گیا ہے، مگر اس سے خطرہ ہے اس شخص کے لئے جو اسماء و صفات کے باب میں کچھ نہیں جانتا۔

لیکن بعض علماء جن کے بارے میں خیر کی گواہی دی گئی ہے، جن کی اہلِ بدعت کے کسی خاص گروہ کی طرف نسبت نہیں کی جاتی، لیکن ان کے بعض کلام میں اہلِ بدعت کے کلام ہیں جیسے ابن حجر العسقلانی اور النووی رحمہما اللہ، تو اس وجہ سے بعض بیوقوف لوگوں نے ان پر ہر طرح سے ان کی مطلق مذمت کر دی، یہاں تک کہ مجھ سے کہا گیا کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ: فتح الباری کو جلا دیا جائے کیونکہ ابن حجر اشعری تھے۔ یہ بات صحیح نہیں ہے۔ تو یہ دونوں خاص کر (ابن حجر اور النووی) نے میں نہیں جانتا آج کہ ان سے بڑھ کر کسی نے احادیثِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب میں اسلام کے لئے اتنا کچھ

پیش کیا ہے جتنا ان دونوں نے کیا۔ اور جو اس (بات) پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بحولہ وقوتہ: اور میں اللہ کے آگے نہیں بولتا: شاید قبول کر لیا ہو۔ جو لوگوں میں اور طلابِ علم یہاں تک کہ علما میں جو ان دونوں کی مولفات کی مقبولیت ہے۔ ابھی جو کتاب ریاض الصالحین ہے اسے ہر مجلس اور ہر مسجد میں پڑھا جاتا ہے، اور لوگوں نے اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا ہے، اور میں تمنا کرتا ہوں کہ اللہ میری بھی ایسی کتاب کر دے جیسے یہ کتاب ہے جس سے ہر شخص فائدہ اٹھائے اپنے گھر اور مسجد میں۔ تو یہ کیسے کہا جائے گا ان دونوں (اماموں) کے بارے میں: کہ یہ دونوں بدعتی گمراہ تھے! اور ان کے لئے رحمت کی دعا کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کی کتابوں کو پڑھنا جائز ہے اور یہ کہ ان کی کتاب فتح الباری اور صحیح مسلم کی شرح (المنہاج) کو جلا دینا ضروری ہے؟ سبحان اللہ! تو میں ان لوگوں کو لسانِ حال اور لسانِ مقال سے کہتا ہوں: انہیں کم ملامت کرو، لا ابا لابیکم (یہ مذمت کے لئے بولا جاتا ہے) یا پھر اس جگہ کو بھرو جو یہ کر سکتا ہے جسے ان لوگوں نے بھرا اور اسلام اور مسلمانوں کے لئے وہ پیش کرو جو ان دونوں نے پیش کیا، (نہیں کر سکتے) سوائے اس کے کہ اللہ چاہے۔ تو میں کہتا ہون: اللہ تعالیٰ النووی کی اور ابن حجر العسقلانی کی مغفرت کرے، اور ہر وہ جوان کے طرح تھے جن سے اللہ نے اسلام اور مسلمانوں کو نفع پہنچایا، اور تم اس پر آمین کہو!

مصدر: لقاء الباب المفتوح مجلس نمبر: ۴۳ سوال: ۹

ترجمہ: ابو مریم اعجاز احمد